Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں و پاینہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۹) — مطبوعہ ۲ مارچ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

حضور والسرائے شملہ میں پہنچنے سے پہلے ریاست ریواں میں کچھ شکار کھیلکر کوئٹہ تک سرحدی معائنہ فرمائیں گے۔ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب یکم مارچ کو انہار جہلم و چناب کے کاموں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ۷ مارچ کو لاہور میں واپس تشریف لائینگے۔ حضور لیڈی کرزن صاحبہ دورہ آسام سے واپس آکر ۱۷ مارچ کو سیر کرنے کے لئے دارجیلنگ تشریف لے جائینگی۔ کپتان گارڈ فرے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ درجہ چہارم مقرر ہوکر اسسٹنٹ رزیڈنٹ کشمیر مقرر کئے گئے۔ کرنل پیرز صاحب رزیڈنٹ گوالیار کے علاوہ قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند مقرر ہوئے۔ دیسی فوج کو انگریزی قسم کی نلی سے مسلح کرنے کی تجویز پر گورنمنٹ انڈیا غور کررہی ہے۔ سر ولیم لاکہارٹ صاحب کمانڈر انچیف افواج ہند اب بفضل خدا تندرست ہیں۔ ہندوستان میں خیراتی کاموں پر مزدوروں کی تعداد ۴۲ لاکھ کے قریب ہوگئی۔ سالویں ۱۸۰ ہی پر دیکھ بھال کرتی ہوئی برٹش جماعت پر ۵۰۰ چینی سرحد عبور کرکے حملہ آور ہوئے۔ یہہ منتشر کئے گئے۔ انکے ۲۰ قتل ہوئے۔ ہمارے ۴ سپاہی ۲ افسر خفیف مجروح ہوئے۔ معاوضہ لیا جاویگا۔ بنوں میں ایک گاؤں کے متصل وزیریوں نے ایک قافلہ لوٹا۔ ۸۰ اونٹ معہ گڑ کے لے گئے۔ لدھیانہ کے ٹون ہال میں بصدارت صاحب ضلع چندہ قحط کا جلسہ ہوا کمیٹی مقرر کی گئی۔ ۵۰۰۳ کا وعدہ کیا گیا۔

ملتان میں سالانہ میلہ نمائش اسپان ۴ مارچ کو ہوگا۔ کلکتہ کی والنٹیر فوج لمسڈن ہارس جنوبی افریقہ کو روانہ ہوگی۔ وسط مارچ تک بندر ڈربان یا الزبتھ پر اُتریگی۔ چندہ قحط پنجاب کے لئے گجرات میں بصدارت صاحب ضلع بہادر جلسہ ہوا۔ اڑھائی ہزار تک جمع ہوا ہے۔ شولاپور کے متصل بکھی سٹیشن پر مال گاڑیاں ٹکراگئیں دو آدمی زخمی ہوئے۔ لاہور میں پاگل خانہ کی نئی عمارت کا افتتاح ماہ مارچ میں ہوگا۔ مہاراجہ نابہہ نے ریاستی کاشت کی ۲۰ ہزار پونڈ چارا افواج جنوبی افریقہ کے لئے دی ہے۔ مہاراجہ گوالیار مالوہ میں قحط زدہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے انجین سے اگر تک گھوڑے پر گئے۔ یہاں بخار ہوگیا۔ فوراً گوالیار میں واپس لائے گئے۔ کرنل کرافٹ علاج کرتے ہیں۔ مسٹر ربنٹراپ صاحب انسپکٹر جنرل جنگلات کلکتہ سے روانہ پنجاب ہوئے ڈیرہ دون ہوکر شملہ پہنچیں گے۔ نئے گورنر صاحب بمبئی میں انتظام طاعون دیکھ رہے ہیں۔ ۷ بھیل گودھرا میں پکڑے گئے ۳ پونڈ ناجائز افیون نکلی ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا ملی ہے۔ مسٹر ہوز بلیٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شیر کا شکار کیا شیر نے مسل ڈالا جبلپور ہسپتال میں زخمی پڑے ہیں۔ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے میں ۲۷ پاس ہوئے۔ بی۔ اے میں ۳۳۱۔ لاہور میں ہندوؤں نے برٹش فتح کا دعائیہ جلسہ کیا۔ کپورتھلہ۔ حصار۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ راولپنڈی۔ جگادھری۔ بھوانی گجرانوالہ۔ ملتان۔ دہلی۔ سیالکوٹ وغیرہ سے بھی ہمدردی مقاصد جلسہ کے پیغامات آئے۔ پنجاب میں آخری سہ ماہی ۱۸۹۹ء میں ۴۰۲ نئی کتابیں طبع ہوئیں ۴۸۰ رجسٹری کرائی گئیں۔

بقول ایڈوکیٹ حضور لفٹنٹ گورنر نے سری حضور پٹیالہ کو اشارہ کیا۔ فضول خرچی روکیں ورنہ پھر اور انتظام کیا جاویگا۔ کہتے ہیں کہ ایجوٹنٹ مقرر کیا جائیگا۔ کلکتہ یونیورسٹی کانوکیشن میں حضور والسرائے نے کتب نصاب والحاق مدارس پر خاص توجہ فرمائی۔ سرکاری امداد کے لوازمے بتلائے اعلیٰ تعلیم کی قدر۔ سرحد برما کی جنگلی قوم داکی سرکوبی کی مہم میں ایک گورہ کمپنی معہ کوہی توپخانہ بھی جاویگی۔ ہردوار ڈبردون ریلوے یکم مارچ کو جاری ہوگی۔ لکسر جنکشن ہوگا۔ چھوٹا ناگپور کے فساد کے سرغنہ برسہ کی سزا زیر تجویز ہے۔ اس فساد کے متعلق ۵۰۰ آدمی قید ہیں فیصلہ کے لئے خاص مجسٹریٹ مقرر ہوا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے موضع شہاب خیل کی چوکی پر ۱۸ آفریدی حملہ آور ہوئے بہت غلہ لوٹ کرلے گئے۔ دو چوکیدار تھے ایک کو نشانہ بندوق سے قتل کیا۔ دوسرا بھاگ کر بچ گیا۔ حصار کے موضع گیہرواہ میں ۱۲ جنوری کی رات کو ۱۵ اشلح ڈاکوؤں نے سینہ زوری سے لوٹ مار کی۔ دیہاتیوں کو بندوقوں سے پرے رکھکر مکان میں گھسے خوب لوٹا۔ دو اونٹوں پر مال لادا اور چلدئے۔ ۸ دیہاتی زخمی ہوئے۔ سوات کا حرکتی فوجی دستہ کہار سے درہ مورہ تک جاکر براہ دوشا بکوٹ واپس آویگا۔ یہہ کوچ فوجی نمایش کے لئے ہے کہ ان کے حق میں رعب پیدا ہو اور فسادی مادہ دب جائے۔ سرحد کوہاٹ و کوہ سمانہ کی ملٹری پولیس کی کمان پر مسٹر ڈانلڈ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔ خیرمنی کی شاہی کنسل نے کلکتہ میں چندہ قحط ہند کے لئے ۵ ہزار دیا۔ حضور والسرائے کے عیال و اطفال ۱۰ فروری کو کلکتہ سے روانہ شملہ ہوگئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

جنگ ٹرنسوال۔ لارڈ رابرٹس نے پارڈیبرگ سے اطلاع دی کہ ۱۸ و ۱۹ فروری کی لڑائی میں دو جنرل زخمی ہوئے۔ ایک کا نام جنرل ناکس اور دوسرے کا نام جنرل مکڈانلڈ۔ اس کے علاوہ ۹ افسر قتل ہوئے اور ۳۹ افسر زخمی ہوئے۔ ایک افسر مفقود الخبر۔ بوئروں کے آٹھ سو قتل۔ برٹش گولہ باری ایسی سخت تھی کہ کرونجی نے مہلت چاہی۔ لارڈ کچنر نے نہ دی لارڈ کچنر نے کہا لڑو یا اطاعت کرو۔ جنگ جاری ہے۔ موڈر ندی کے پاٹ میں گھرا ہوا ہے۔ آٹھ ہزار فوج ساتھ ہے۔ برٹش فوج کے ۷۴۱ سپاہی قتل ہوئے ؛

کمبرلی کے چھڑانے کی کوشش میں لفٹنٹ سکتھ اور لفٹنٹ آنریبل ولیم۔ ٹکلنشاک نبری قتل ہوئے اور کپتان گارڈن۔ لفٹنٹ ڈیورنڈ۔ لفٹنٹ برلیس۔ کپتان ٹیونس۔ لفٹنٹ موڈولیس اور لفٹنٹ لانگ مجروح ہوئے ؛

کیپ ٹون میں تمام فوجوں کی قواعد کرائی گئی اور اس پریڈ سے رعب کی نمایش کا خاطرخواہ اثر پیدا ہوا ہے۔ لارڈ رابرٹس اپنے اعلان میں فری سٹیٹ والوں کو یقین دلاتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کا خیال ہے کہ تم لوگ اپنی ذاتی مرضی سے شریک جنگ نہیں ہوئے ہو بلکہ اگر قصور ہے تو فری سٹیٹ کی گورنمنٹ کا ہے کہ جس نے لمبی دوستی اور کفالت خودمختاری کے باوجود جنگ کا سہیٹر ناگوار اکیا جو لوگ خاتمہ جنگ کے خواہشمند ہیں ان کو لارڈ رابرٹس صاحب حکم دیتے ہیں کہ اپنے گھروں میں رہیں اور وہ اس بات کو دل میں جگہ نہ دیں کہ برٹش ان کے دشمن ہیں اور ان کی جایدادیں ضبط کرلیں گے۔ جو لوگ امن پسند ہیں اور دشمن کو خبریں پہنچانیسے پرہیز کرتے ہیں۔ ان کو پوری حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے اور اس اعلان کے اخیر میں اپنے سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ پرائیوٹ مکانات میں نہ گھسیں اور جو سامان لیا جائے اس کی قیمت فوراً ادا کیجاوے ؛

لارڈ ولزلی صاحب کمانڈرانچیف افواج برطانیہ کے پاس ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی طرف سے ایک چٹھی پہنچی ہے اس میں حضور ممدوحہ فرماتی ہیں کہ چونکہ وطن کی حفاظت کے لئے تدابیر کی خاص ضرورت ہے۔ لہذا ہم اپنے پرانے سپاہیوں اور افسروں سے اپیل کرتی ہیں کہ ایک سال کے واسطے پھر خدمت دیں اور ان کی نمک حلالی اور وفاداری جانب تخت سے امید واثق ہے کہ اس اپیل کی خوشی سے تعمیل کر کے قومی خدمت کی حب الوطنی کا پورا ثبوت دیں گے۔ اس دستہ فوج کا نام شاہی ذخیرہ بٹالین ہوگا۔ اور سپاہیوں کو بارہ بارہ پونڈ کا خاص وظیفہ دیا جاویگا

اجلاس ہوس آف کامنس میں مسٹر ٹامس کی یہہ تجویز ۲۸۶ رائے سے بخلاف ۱۵۲ رائے کے خارج کی گئی کہ ٹرنسوال پر جیمسن کے حملہ کی تحقیقات ازسرنو کیجاوے۔ مسٹر چیمبرلین صاحب نے اس تجویز کی مخالفت میں کہا کہ ۱۸۹۷ء سے کوئی ایسی بات واقع نہیں ہوئی جس سے تازہ تحقیقات کی وجہ پائیجائے اور کہ حملہ مذکور میں برٹش گورنمنٹ کی شرکت کی نسبت تمام الزام سراسر غلط ہیں ؛

تاربرقیان

۱۹ فروری کو اجلاس پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے تسلیم کیا روسی فوج وسط ایشیا میں بڑھائی گئی ہے فرمایا کہ گورنمنٹ ہند اور امیر کابل کے درمیان تعلقات بدستور سابق ہیں اور ہم کو اس معاہدہ کی شرائط کا پابند رہنا چاہیے جو افغانستان سے کیا ہے ؛ خلیج فارس کی خبر کہ ایک بھاری روسی جنگی جہاز بندر عباس میں وارد ہوا جس پر جنگی سپاہ سوار ہے۔ اس کے جواب میں دو برٹش جنگی جہاز وہاں پر بھیجے گئے ۱۸ و ۱۹ فروری کی جنگ نہایت سخت ہوئی ۸۰۰ بوئر قتل ہوئے اور ۵۰۰ بوئر قید کئے گئے بوئروں کا جنرل کرونجی موڈر ندی کے پاٹ میں گھرا پڑا ہے ہمارا بھی اس جنگ میں بہت نقصان ہوا ہم نے ہموار زمین پر سامنے سے دھاوا کیا دشمن نے وہ تیز آگ برسائی کہ دن بھر سر نیچے رکھنا پڑا۔ لارڈ رابرٹس نے پہنچکر قرار دیا کہ بجائے دھاوے کے گولہ باری کی جاوے چنانچہ ایسا ہی کیا ؛ برٹش فوج قطعہ اعلی پر قابض ہے جو کہ کولنزو کے بالمقابل واقع ہے ؛ ۲۴ کو خبر آئی کہ ناتھورپ کے متصل کے ٹیلوں پر بوئر قابض ہوگئے۔ یہاں پر جنرل بولر کی پیش قدمی کو بھاری توپوں و رقلعوں سے روک رہے ہیں ؛ پارڈیبرگ سے خبر آئی کہ جنگ برابر جاری ہے ۲۱ فروری کی رات اور ۲۲ فروری کو دن بھر گولہ باری کرتے رہے ؛

پارڈیبرگ سے جانب شمال ۲۰۰۰ بوئر مصروف جنگ ہیں جنرل فرنچ نے اور ۱۰۵ قیدی پکڑے ہیں ؛ جنرل بولر نے خبر بھیجی کہ ۲۲ کی جنگ میں ۳ افسر قتل ۱۴ افسر زخمی ہوئے تھے۔ جنرل وینی بھی اس جنگ میں مجروح ہوئے بوجہ متواتر جنگ کے جنرل بولر سپاہیوں کے نقصان کی تفصیل نہیں بھیج سکتے ؛ اہل کینیڈا نے پرجوش وفاداری کا جلسہ ٹورنٹو میں کیا کہ دس ہزار فوج اور روپے کو تیار ہیں ؛ بوئر ذرایعہ سے تار آیا کہ بوئروں نے کمبرلی کے گرد حلقہ باندھا کہ پھر محصور کریں بقول اس کے پریٹوریا میں ۲۰ فروری کو ۹۱ برٹش قیدی او پہنچے جن میں دو افسر ہیں ؛ جنرل جوبرٹ نے حکم دیا کہ لیڈی سمتھ کا محاصرہ چھوڑ کر سرحدات ٹرنسوال کی حفاظت کریں۔ لارڈ سالسبری نے ہوس آف لارڈز میں کہا بوئروں کے ساتھ سمجھنے میں کسی غیر طاقت سے واسطہ نہیں ؛ منچسٹر کے لارڈ میئر نے بھی قحط ہند کا چندہ کھولا ؛ لندن میں قحط ہند کے چندہ کی مقدار تقریباً ۱۴ لاکھ روپیہ تک ہوگئی ہے ؛ لارڈ رابرٹس صاحب کے پاس توپوں اور سپاہیوں کی بھاری کمک پہنچی ہے اور اس کے ساتھ وہ بڑے زور شور سے گولہ باری کئے جاتے ہیں اور بوئروں کے نقصانات کی کیفیت سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ؛ محمود پاشا سلطان روم کا داماد پیرس اور لندن کے اخبارات میں سلطان روم کی مخالفت میں نہایت سخت مضامین شایع کرا رہا ہے ؛ ۱۹ فروری کے اجلاس پارلیمنٹ

مسیح کی تعلیم

بقیہ چودھواں باب

دنیا کی آخرت کی بابت

(۴۴) اب آخرت اور مسیح کی آمد کی بابت ایک سوال باقی ہے یعنے کہ وہ کب ہوگی اور وہ کب آویگا؟ اس بات میں مسیح کی مختلف باتوں کے سبب سے بڑی مشکل پیش آتی ہے وہ صاف کہتا ہے کہ (متی ۲۴: ۳۴) "یہہ پشت نہ گذر جائے جب تک کہ یہہ سب باتیں پوری نہیں ہوجائینگی"۔ اور دوسرے موقعہ پر بھی کہا کہ (متی ۲۶: ۲۸) ان میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں جو ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں دیکھ نہ لیں موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔ بعض لوگ اُوپر والی باتوں سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسیح خیال کرتا تھا کہ دنیا کی آخرت میری زندگی میں ہوجائیگی لیکن اگر یہہ خیال درست ہے اور مسیح بھول سے ایسا ذکر کرتا تو اس کی ساری تعلیم کی بابت کیا ٹھکانہ ہوسکتا۔ مسیح کی باتوں میں ہم جُدے جُدے بیان پاتے ہیں جو ظاہراً ایک دوسرے کے خلاف ہیں جیسا مرقس ۱۳: ۳۲ میں کہ "اس دن اور اس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی جانتا ہے"۔ اور پھر معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آمد ایک پشت میں نہیں ہوگی بلکہ برعکس اِس کے اُس کے ہونے میں بہت عرصہ لگیگا۔ خمیر کی تمثیل سے یہہ بات صاف ہے کیونکہ خمیر اپنا اثر دھیرے دھیرے کرتا ہے اور مسیح انسان کی ذاتی طبیعت سے خوب واقف تھا۔ پھر لکھا ہے کہ "بادشاہت کی اس خوش خبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں پر گواہی ہو تب آخر ہوگا (متی ۲۴: ۱۴) پھر وہ نکما نوکر دل میں یوں کہتا تھا کہ "میرا خداوند آنے میں دیری کرتا ہے"۔ اور دولہا بھی دیر کرتا تھا (متی ۲۵: ۵) پھر لوقا ۲۱: ۲۴ میں جب تک غیر اقوام کا وقت پورا نہ ہو یروشلیم غیر قوموں سے روندی جائیگی" جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ جیسا یہودیوں کو بار بار موقعہ ملا ویسا ہی غیر قومیں بھی پچھلی قیامت کے پیشتر بہت بہت موقعہ پاویں؛

اب ہم مسیح کے متفرق بیان کو کس طرح سے ملاویں ایک طرف سے اس کا آنا بہت نزدیک اور یکایک جلدی ہوگا اور دوسری طرف دور اور کسی کو معلوم نہیں اور ایسی دیری سے ہوگا کہ لوگ امید چھوڑ دیں گے۔ اس ظاہری فرق کے سمجھنے اور مٹانے کے لئے یاد رہے کہ مسیح اپنی آمد کے ذکر کے ساتھ دو طرح کے ماجروں کا ذکر کرتا تھا جن کے درمیان بہت فاصلہ ہے؛

(۱) یہودیوں کی بربادی جو اس کی پشت میں یعنے قریب سنہ ۷۰ء میں واقعہ ہوئی ہمارے نزدیک اس میں یہودی کلیسیا اور قوم کی عدالت کا وقت ہوا؛

(۲) پچھلی قیامت مسیحی کلیسیا اور تمام قوموں کی بابت ہے۔ مسیح کے وعظ (متی ۲۴: ۱۵) کچھ شک نہیں کہ وہ یروشلیم شہر اور اس کے محاصرہ کی بابت بولتا ہے "جب تم اس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو جس کی خبر دانیل نبی نے دی پاک جگہہ میں کھڑے دیکھوگے" اس آگاہی سے مسیح کے شاگرد اس کا اصلی مطلب سمجھ گئے اور اپنے بچاؤ کا بندوبست اس وقت کیا۔ لیکن (متی ۲۴: ۲۹-۳۰-۳۱) میں اور پچھلی منظر میں جو اس جملہ میں شروع ہوتی ہے "جب ابن آدم اپنے جلال میں آویگا" صاف ظاہر ہے کہ یہہ آئتیں دنیا کی آخرت اور پچھلی قیامت سے متعلق ہیں۔

اب ہم متی ۲۴: ۳۴ اور متی ۲۶: ۲۸ سے ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ نبوت سنہ ۷۰ء میں پوری ہوگئی۔ اور مرقس ۱۳ آخری قیامت کی بابت ہے۔ تو بھی پھر بیقراری دل میں پیدا ہوتی ہے جب یہہ سوال یاد آتا ہے کہ یہہ دونوں نبوتیں کیوں ایسی گڑبڑ کے ساتھ پیش ہوئی کیونکہ ان دونوں ماجروں کے واقع ہونے میں بہت فرق ہے۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ مسیح نے قصداً دونوں کو ملا جُلا بتایا کہ اس کے شاگرد اُس کی باتوں کے لکھنے میں دونوں الگ اور خاص ترتیب سے قلمبند نہ کریں۔ کیونکہ اگر ہم دونوں آمد پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ توام بھائیوں کی طرح سے ہیں اور ایک یہودیوں کے زمانہ کی آخرت اور دوسری مسیحیوں کی آخرت سے مراد ہے۔ دونوں کے درمیان ایسا تعلق ہے کہ جو باتیں ایک کی بابت سچ ہیں تو دوسری کی بابت بھی واضح طور سے سچ ہیں۔ اور یاد رہے کہ اگر علمی تواریخ کا بیان ایک خاص عبادت اور سلسلہ سے لکھا جاتا ہے تو نبوت نظم کی مثل دوسری ترتیب پر ہوتی ہے۔ نبی کا کام یہہ نہیں ہے کہ صرف آگے سے تاریخی اور ہونے والی باتوں کا ذکر کرے لیکن خاصکر کے دل کو اخلاقی انجام سے آگاہ کرے اور روح کو خدا کی طرف مایل کرے۔ اسی ارادہ سے کچھ تعجب نہیں کہ مسیح الگ الگ نہیں بلکہ ساتھ ساتھ انکا بیان کرتا کہ جب پہلی نبوت پوری ہوگئی تب اسکے شاگرد دُور کی نبوت کا مطلب سمجھنے کو تیار ہوجائینگے۔ جیسا جب ہم پہاڑ پر چڑھتے اور نزدیک کے پہاڑ کی چوٹی تک چڑھتے تو دوسرا جو پہلے پہاڑ سے دور اور اونچا تھا لیکن دور کے سبب سے اور پہلے کی آڑ سے چھپا رہتا تھا وہ اب نظر آتا ہے یہی حال

خُداوند کے دس احکام

مقابل میں میرے ترا دوسرا
نہ ہوا ہی بشر کوئی ہرگز خُدا
بنا تُو نہ بُت۔ بُت پرستی نہ کر ہا
نہ تو رو بروان کے سر کو جُھکا
[خد]اوند کا نام بے جا نہ لے
ہو بے فایدہ نام لینا خطا
تو رکھ سبتِ اقدس کا اُن دن پاک
نہ کر دُنیوی کام اس میں ذرا ہا
پدر اور مادر کی عزت تو کر ہا
کہ ہو عُمر لمبی۔ ہو تیرا بھلا
تو کر خون مت۔ اور زنا بھی نہ کر
تو چوری نہ کر۔ شاد رہ پھر سدا
پڑوسی پہ جھوٹی گواہی نہ دے
نہ کر لالچ اُس کی کسی چیز کا ہا

راقم

ڈی۔ این۔ شاد

مذہبِ عیسوی نے ہندوستان کیلئے کیا کیا کیا؟

منجانب اللہ صرف وہی مذہب ہو سکتا ہے جو بلا رو و رعایت اور بلا تمیز ذات اور فرق قومیت کے سب کو یکساں سمجھ کر دینی فایدے پہنچاوے اور انسان کی حالت ادنیٰ کو افضل بناوے اور انسان کے دل کی حماقت اور وہمات کو کھو کر نور ہدایت سے اس کے قلب کو مُصفا بناوے۔ اور تمیز انسانی کو جو بسبب گناہ کے بالکل دھندلی اور بیکار سی ہو گئی ہے پر تو نور سے روشن و منور کرے۔ اور نیز علوم و حکمت کے اکسانے والی اور روشن ضمیر بنانے والی عقل و فہم کو جو گناہ کے سبب سے دب کر بحر ظلمت میں غرق ہو گئی اور غوطہ پر غوطہ کھاتے کھاتے یہاں تک پہنچی کہ راہ مستقیم سے بے راہ ہو گئی کہ اپنے خالق مطلق اور پروردگار حقیقی کو بھی فراموش کرنے تک نوبت پہنچ چکی ہے از سر نو رونق بخشے اور اس کو درخشاں کرے۔

مذہب عیسوی صادق مذہب ہو کر نبی آدم کو ہر قسم کے فایدے پہنچاتا ہے اور شروع ہی سے اس کا یہہ کام رہا ہے کہ جس جس ملک میں یہہ گیا ہے اس میں ہر قسم کے فایدے پہنچائے ہیں اور اوپر کی تمام باتیں ہر جگہہ ظاہر ہوئی ہیں۔ اب مختصراً ان باتوں کا بیان کرتا ہوں جو جو اس ملک میں مذہب عیسوی نے کر دکھلائی ہیں اور اگر یہہ مذہب ایسا نہ کرتا تو ہندوستان کو یہہ دن کبھی نصیب نہ ہوتا۔

انسٹی ٹیوشن کا جاری کرنا

کسی ملک میں کہ جہاں مذہب عیسوی گیا ہے اپنے ساتھ ضرور علمی روشنی لے گیا ہے۔ اس ملک میں سب سے پیشتر جبکہ جہالت اور بے علمی کا دور دوراں تھا اور کوئی لکھا پڑھا شخص شاذ و نادر ملتا تھا اور ظلمت اور تاریکی چھائی ہوئی تھی اسی مذہب کے پیروؤں نے اس ملک کی یہہ افسوسناک حالت دیکھکر تعلیم کے بھاری کام کو اپنے ذمے لیا۔ اور چونکہ لوگ علم سے اور اس کے فوائد سے بے بہرہ تھے اس لئے علم کی فضیلت اور قدر ان کے سامنے کچھ نہ تھی۔ اور ایسے لوگوں کو علم کا شوق دلانا اور ان کی توجہ کو اس طرف لگانا ایک آسان کام نہ تھا۔ لیکن پادری صاحبان جنہوں نے اس ملک کے لوگوں کو علم کی دولت سے مستفیض کرنا چاہا۔ اپنا بیش قیمت وقت صرف کرنے۔ اور دولت کثیر خرچ کرنے اور سعی و کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور لوگوں کی توجہ کو اس طرف لگانے کے لئے انواع و اقسام کی حکمتیں کام میں لائے اور صدہا مشکلات اور اخراجات کے بعد جبکہ لوگوں کو علم کا مزہ آگیا اور جو تعلیم یافتہ ہو گئے وہ اچھے عہدوں پر سرفراز ہونے لگے تو اس ملک کے باشندوں کی آنکھیں کچھ کُھلنے لگیں اور علم کا زیادہ شوق بڑھنے لگا۔

پھر رفتہ رفتہ علم کی ترقی ہوتی گئی جگہہ بجگہہ مدارس قایم ہو گئے اور بے شمار خرچ مشن کا تعلیم کے محکمے میں سالہا سال ہوتا رہا اور ملک گویا علم سے روشن ہونے لگا۔ اتنے میں بے شمار لوگ مشن کے مدارس سے علمدار ہو کر سرکاری کاموں میں نوکر ہونے لگے اور سرکاری محکموں میں اُن کی ضرورت بڑھنے لگی تب تو خود بخود شوق بڑھتا گیا۔ اور اس اثنا میں سرکار نے بھی اپنی تعلیم کے محکمے ہر ایک شہر میں جاری کر دئے اور بنا بنایا کام اب سرکار کو مل گیا کیونکہ دقتوں اور تکلیفات کا زمانہ تو گذر چکا جبکہ لوگ پڑھنے کو عیب گنتے اور نزدیک نہ جاتے تھے۔ پر اب تو راہ صاف ہو گئی تھی۔ جوق جوق بیشمار لڑکے سرکاری مدارس میں بھی تعلیم پانے لگے مگر سب سے پہلے پادری صاحبان ہی کی محنتوں اور کوششوں کے دیر کے نتیجے کے بعد یہہ صورت ہو گئی تھی۔ پھر تو اس محکمے میں رفتہ رفتہ اصلاحیں ہوتی گئیں اور پہلے بہت سی باتیں جو اس محکمے میں کوئی جانتا بھی نہ تھا نئی نئی ایجاد ہونے لگیں۔ اور تعلیم کے مختلف درجوں کی تقسیم ہو گئی پرائمری مڈل و انٹرنس کے درجے مقرر ہو گئے۔ اور آخر کار کالجوں کی بنیادیں

بڑہنے لگیں۔ پادری صاحبان نے بھی زر کثیر کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیمی محکموں کے جاری کرنے میں سب سے بڑھکر حصہ لیا۔ اور بے شمار لوگوں کو فیض رساں کیا۔ کیا یہہ سب کچھ ہندوستان کی فایدے کے لیئے نہ کیا؟

ریلیجیس اکسائٹمنٹ اگرچہ دنیاوی علوم پادری صاحبان نے بڑی کوشش سے سکھلائے مگر دینی تعلیم کی رغبت بھی ساتھ ساتھ دلوائی۔ ہندوستان کی جو حالت علمی خراب وخستہ اور ردی تھی اس سے کہیں زیادہ مذہبی حالت ابتر اور خراب تھی اور جسطرح سے پادری صاحبان نے اس ملک کے لوگوں کو علم سے روشن کیا اسی طرح سے مذہبی خیالات کی طرف لوگوں کی طبیعت کو لگایا جس کی طرف ان کو ذرا بھی اُنس نہ تھا۔ اور یہہ کام دو طرح سے کیا گیا۔ اوّل بذریعہ تعلیم کے مشن مدارس میں دینی تعلیم تمام مدارس میں لازمی رکھی گئی اور اس طرح سے بہت لوگ مذہب سے واقف کیئے گئے۔ دویم بذریعہ وعظ ونصیحت کے تمام شہروں میں اور اکثر دیہات میں پادری صاحبان اور ان کے مددگار بشارت کا کام بڑی کوششوں کے ساتھ کرتے رہے۔ اور بے شمار لوگوں کو اس طرح سے واقفیت مذہبی ہوتی گئی۔

اگرچہ بہت لوگ عیسائی مذہب کے پیرو نہ ہوئے مگر اس دینی تعلیم سے ایک بڑا فایدہ یہہ ہوا کہ لوگ بیدار کیئے گئے اور مذہبی غفلت سے چونک پڑے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اپنے مذاہب کی جانچ پرتال کی قدرے فکر ان کے دامنگیر ہوئی اور دیکھ بھال کرنے لگے اور آخر کار جب کچھ دیکھ چکے کیونکہ علم کی روشنی ایک بڑا شیشہ ہی جو تمام چیزوں کو دفعتاً جیسا کہ وہ ہیں مثل عکس کے آدمی کے ضمیر پر نقش باندھ دیتی ہی تو

ان کا پول نکلنے لگا۔ اور تب فکر پڑا کہ اب کیا کریں۔ اس حالت میں تعلیم یافتہ لوگوں نے اپنے مذاہب کے اکھڑنے کے خوف سے آگاہ ہو کر حکمتیں کرنی شروع کیں اور اپنے اپنے مذاہب کو عقل کو ہم پلہ بنانے کے لیئے وہ باتیں بنانی شروع کیں جو کچھ کسی قدر قابل اعتراض نہوں اور پرانی اور ردی باتوں کو رد کرنے کے لیئے آمادہ ہو گئے۔ اگرچہ وہ باتیں حقیقتاً ان کے مذہبی اصول تھے۔ اور اس طرح سے مذہبی ریفارمیشن ہر فرقہ وملت میں شروع ہو گئی۔ انجمنیں۔ سماجیں۔ سبھائیں وغیرہ وغیرہ جابجا ہونے لگیں۔ اور بحث ومناظرہ کی شہرت زیادہ ہوئی۔ جدہر دیکھو اُدہر مذہبی چرچا گرم ہوا۔ طول کے خوف سے اس بات کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ صرف یہہ دکھلانا مدنظر ہی کہ یہہ مذہبی جولان وجنبش پادری صاحبان کی سالوں کی محنتوں اور مشقتوں کے بعد واقعہ ہوا۔ لوگ مذہبی غنودگی اور نیند سے جگائے گئے۔ اور بیدار ہو کر اپنے اپنے گریبانوں کو دیکھنے لگے۔ پر افسوس کہ حقیقت کی طرف رجوع ہونے کے بجائے ناحق سخن سازی اور جھوٹے بھروسوں کو قایم کرنے کی کوشش میں ساعی ہو گئے۔ پر پھر بھی یہہ بات تو ظاہر ہی کہ مذہبی جنبش کا موجب پادری صاحبان ہیں اور کوئی دوسرا نہیں۔ اگرچہ ان سے روشنی پا کر اور لوگ بھی اُٹھے اور ریفارمر بننے کا درجہ حاصل کر لیا مگر پادری صاحبان سے پیشتر ایسی باتیں بالکل اس ملک میں سُننے میں نہ آئی تھیں ۞

کتب نویسی اور کتب بینی کا شوق پادری صاحبان نے علمی اور دینی کتابوں کے لکھنے میں بھی از حد محنت اور کوشش کی ہی اور ان اس تجویز سے آج کل بے شمار عمدہ اور مفید کتابیں ہر علم کی موجود ہو گئی ہیں جن سے ملک کو بڑا فایدہ پہنچا ہی۔ بیشمار زبانوں میں

اچھی اور مفید کتابوں کے ترجمے ہو گئے اور اس کا [illegible] ہیں یہاں تک ترقی ہو گئی کہ بڑے بڑے کتب خانے قسم قسم کی کتابوں سے بھرے نظر آتے ہیں۔

پادری صاحبان کی دیکھا دیکھی دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی شوق ہو گیا اور وہ بھی اپنے اپنے مذاہب کی کتابیں لکھنے لگے اور اپنی بک سوسائٹیاں قایم کر [illegible] اور دن بدن کوئی نہ کوئی کتاب نئی نئی شایع [illegible] رہتے ہیں۔ مسلمان بھی کتب نویسی کی اچھی قدر کرنے لگے اور سینکڑوں ہزار کتابیں شرع وشریعت اور قران کی تفسیریں اور ترجمے اور مناظرے اور مباحثے کی کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ آریہ لوگ بھی اپنے مذہب کی نسبت روز روز کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور بہت کتابیں دوسرے مذاہب کی مخالفت میں بھی لکھی ہیں اور سکھوں نے دین عیسوی کی نسبت بھی اپنے اپنے اعتراضات لکھے ہیں جن میں بڑی سخت کلامی اور درشتی پائی جاتی ہی۔ مگر یہہ سب کچھ پہلے کہاں تھا؟ یہہ صرف پادری صاحبان ہی سے سیکھ کر اب ان ہی کو ہر طرح سے نشانہ کر رہے ہیں۔ مگر ان سب کتابوں سے جو مذہب عیسوی کی مخالفت میں لکھی گئی ہیں صاف ظاہر وآشکارا ہو رہا ہی کہ مذہب عیسوی نے ان کے کان کھول دیئے ہیں اور ان کی آنکھوں کو دور تک نظر کرنا سکھلا دیا ہی اور رفتہ رفتہ امید ہی کہ ضرور حقیقت کی شناخت کے

نوٹ۔ اگر ہندو مسلمان جو دین عیسوی کے برخلاف بیشمار کتابیں روز ضد اور تعصب سے لکھتے ہیں اسکی بجائے اپنے مذاہب کی جانچ پرتال اور ان کی صداقت کے اظہار میں کتابیں لکھتے تو امید [illegible] نتیجہ نکلتا۔ جتنی کتابیں مذہب عیسوی کی صداقت کے ثبوت میں صاحبان کی طرف سے لکھی گئی ہیں شاید کسی مذہب کی بابت لکھی نہ گئی ہونگی۔ اور یہہ ہی امر مذہب عیسوی کی اشاعت کا سبب ہوا ہی۔ لیکن کسی مذہب کے برخلاف اعتراضات لکھنے اور برا بھلا تحریر کرنا اپنے مذہب کی صداقت کا ثبوت نہیں دیتا ۞

تک بھی پہنچ جاویں گے۔ جب یہاں تک نتیجہ نکل چکا ہی تو ان تمام باتوں کا آخری نتیجہ اچھی صورت ضرور پیدا کریگا۔ اور کبھی نہ کبھی لوگ تمام باتوں کو آزما کر اور سچی بات کو سمجھ کر باقی جھوٹی اور بناوٹی باتوں کو رد کر دینگے ٭

راقم

جے۔ ایس

اہل اسلام اور دوزخ

محمدی مذہب کے مطابق انسان کو خدا کی عدالت سے روز حشر میں جزا و سزا موافق اس کے اعمال کے ملیگی اور کافر اور مشرک لوگ دوزخ کا ایندھن بنائے جاویں گے۔ لیکن ایک نہایت عجیب اور خوفناک بات ہی جس سے ہر ایک محمدی کو چاہئے وہ کتنا ہی پرہیزگار و متقی کیوں نہ ہو خوف کا مقام ہی کہ ان کے عقاید کے رو سے ہر ایک مذہب اسلام کے پیرو کو ایک دفعہ دوزخ میں جانا پڑیگا۔ یہہ تعلیم اس آیت سے نکلتی ہی جو قرآن کے ۱۶ سپارہ قال اللہ سورۃ مریم رکوع ۵ اور آیت ۷۱ میں مرقوم ہی۔ وَاِن مِّنکُم اِلَّا وَارِدُھَا۔ یعنے اور نہیں کوئی تم میں سے مگر گذرنے والا ہی اوپر اُس کے۔ جس کا مطلب یہہ ہی کہ کل مسلمان پہلے ایک دفعہ ضرور دوزخ میں ڈالے جاویں گے۔ اس کا مفصل بیان ایک حدیث بنام ترجمہ جامع الترمذی در باب تفسیر القرآن صفحہ ۳۶۲ میں لیا گیا ہی۔ کوئی تم میں سے (یعنے محمدیوں) ایسا نہیں جو دوزخ وارد نہ ہو۔ اس پر محدث تحریر کناں ہی" کہا مجھ سے مرہ نے بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وارد ہونگے لوگ (یعنی محمدی) دوزخ میں۔ پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق۔ سو پہلا گروہ ایسا جاویگا جیسے بجلی چمکتی ہی دوسرا جیسے ہوا۔ تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے۔ چوتھا جیسے سوار اونٹ کا۔ پانچواں جیسے آدمی دوڑتا۔ چھٹا جیسے آدمی چلتا"۔

اب مندرجہ بالا بیان جو محمدیوں کے عقیدے کی کتاب سے لکھا گیا ہی کیا صاف پتہ دے رہا ہی کہ تمام مسلمان ایک دفعہ دوزخ میں جاویں گے۔ اور یہہ کیوں ہوگا اس کا جواب ایک اور قرآن کی آیت سے دیا جا سکتا ہی ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم اور بھی دوسری آیات ہیں کہ جن کا مقصد یہہ ہی کہ منصف خدا انصاف کے رو سے پوری پوری سزا دیگا اور اپنے اپنے گناہوں کے عوض میں ہر ایک کو دوزخ میں جانا پڑیگا۔ مگر اُس کے ساتھ محمدی یہہ مانتے ہیں کہ وہ وہاں کی سزا برداشت کر کے پھر باہر نکلیں گے۔ پر اول بات کا تو ثبوت عقلی و نقلی طور سے ثابت ہی کہ ضرور خدا کا انصاف یہہ ہی چاہتا ہی کہ لوگ گناہوں کی جو دنیا میں کرتے ہیں پوری پوری سزا اٹھاویں۔ لیکن وہاں سے پھر نکلنا قرین قیاس نہیں ہی۔ کیونکہ وہاں سے اگر کچھ میعاد کے بعد گنہگار نکالکر بہشت کو روانہ کئے جاویں تو اس میں کئی دقتیں پیش آوینگی۔

اولاً۔ کہ شریعتِ الٰہی کے احکام کی عدولی کوئی ہلکی اور عارضی سزا نہیں لا سکتی کہ جس سے انسان کچھ میعاد کے بعد اس کی لعنت اور سزا سے چھوٹ جاوے۔ انسان کے گناہوں کا شمار سمندر کی ریت کی طرح سے بے حساب ہی۔ اس کی سزا میعاد کی صورت سے ہو نہیں سکتی۔ جس طرح انسان کے روبرو حاکم وقت کے باغی کی سزا اس کی جان کے مارنے کے سوا اور کچھ نہیں اسی طرح سے خدا سے سرکش گنہگار کی سزا اس کی جان کے دوزخ میں ابدی ہلاکت میں پڑنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی ٭

ثانیاً۔ دوزخ سے نکالکر بہشت میں ڈالنے سے گنہگاروں کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اول اس سبب سے کہ ان کی طبیعت کے موافق مطابق کی کوئی چیز وہاں نہ ہوگی نفسانی۔ جسمانی اشیا میں ان کی طبیعت مائل ہی پر یہہ لذات نفسی وہاں نہ ہونگی۔ اس لئے ان کی طبیعت کے لئے وہ بہشت بجائے خوشی و خرمی کے آفت و مصیبت کی جگہہ ہوگی۔ دوئم بہشت میں حمد الٰہی کے سوا اور کچھ شغل بہشتیوں کا نہیں ہی پھر گنہگار دوزخ سے نکلکر کس طرح سے یہہ بُرا عمل کرنیکے لایق ہونگے۔

ثالثاً۔ دوزخیوں کو بہشتی بنانے میں خدا کی اس کارروائی کو کیونکر جائز ٹھہرایا جائیگا۔ جبکہ اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حاکم وقت بادشاہ اپنی رعیت کے لوگوں میں سے ایسے اشخاص کو اپنے محکموں میں کوئی جگہہ و اسامی نہیں دیتے جو ان کے قانون کو توڑ کر ایک دفعہ ان کے جیلخانہ میں ڈالے گئے ہوں۔ وہ مجرم سرکار رہ چکے اور اب اس لایق نہیں سمجھے جاتے کہ سرکاری ملازمت یا کسی قسم کی عزت یا درجہ کے پانے کے لایق ہوں۔ تو کیونکر وہ پاک ذات کہ جس میں گناہ ذرا بھی نہیں یہہ گوارا کرے کہ اس کے بہشت میں گنہگار انسان ڈالے جاویں اور وہ وہاں سکونت پذیر ہوں۔

رابعاً۔ خدا کی اس کارروائی سے نہ صرف مندرجہ بالا نقص پیدا ہونگے بلکہ بہشتیوں کے لئے اگر کوئی وہاں ہوں وہ بہشت جائے تکلیف ہو جاویگی کیونکہ گنہگار اپنی شامت اعمال کو جہاں جاتا ہی ساتھ لے جاتا ہی۔ انسان کے دنیا میں گنہگار ہو جانے سے نہ صرف وہ لعنتی ہوا بلکہ لکھا ہی کہ زمین اس کے سبب سے لعنتی ہوئی تو پھر دوزخ سے نکالکر گنہگار بہشت میں ڈالے گئے تو وہ بہشت پھر بہشت نہ رہیگا ٭

یہہ بات ذی عقل انسان مان لیتا ہی کہ جیسا آدمی اس دنیا میں کرتا ہی ضرور اس کا عوض یا بدلہ اسکو اٹھانا پڑیگا

اور اس لئے یہہ قرین قیاس ہے کہ چونکہ خدا عادل ہے وہ ضرور اپنا انصاف قایم کریگا اور اس بات میں بھی شک نہیں کہ کل آدمزاد بہ سبب گنہگار ہونے کے مستوجب سزا و عذاب الہی کے ہوگئے ہیں اور الہامی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ضرور انسان کو اس کے گناہوں کے سبب سے دوزخ میں ڈالیگا۔ لیکن ایک دفعہ دوزخ میں جاکر پھر نکلنا قیاس سے باہر ہے کیونکہ اول تو انسان کے گناہ و خطا بے شمار ہیں۔ اگر خدا کا عدل سزا دینے والا ہے تو جس طرح گناہ بے شمار ہیں اسی طرح سے ان کی سزا بھی بے حد اور بڑی ہوگی۔ نہ کہ میعادی گنہگار کا دوزخ میں ڈالا جانا تو سب قبول کرتے ہیں پر وہاں سے نکل آنا بالکل غلط ہے۔ خود محمدی صاحبان کے عقیدے کے موافق یہہ بات ثابت ہے کہ وہ ایک دفعہ دوزخ میں ڈالے جاوینگے۔ کیونکہ از روئے عقل کے یہہ بات ماننی پڑتی ہے کہ خدا کا عدل یہہ تقاضہ کرتا ہے کہ گنہگار سزا اٹھاویں لیکن سزا کے پنجے سے نکلنا اور دوزخ سے باہر آنا ناممکن ہے۔

یہہ حالت محمدیوں کی افسوسناک ہے کہ وہ دوزخ میں جانے کے بغیر چھوٹ نہیں سکتے۔ مگر اس سے برعکس مذہب عیسوی گنہگار انسان کو مژدہ نجات بخش دیتا ہے کہ گنہگار انسان کو جو دوزخی ہوچکا تھا اب توبہ و ایمان کے وسیلے سے گناہ اور اس کی سزا دوزخ سے کامل رہائی ملتی ہے۔ اور انجیل مقدس جس کے نام کے معنے ہی گنہگار کے لئے خوشخبری ہے صاف صاف بتلاتی ہے کہ اگرچہ کل بنی آدم بہ سبب گناہ مستوجب سزا اور عذاب الہی کے ٹھہر چکے تھے لیکن خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہووے (یعنے دوزخ میں نہ جاوے) بلکہ ہمیشہ کی زندگی (یعنے بہشت) پاوے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ کل بنی آدم دوزخ میں ڈالے جانے کے لایق ٹھہر چکے ہیں اور ضرور ڈالے ہی جاوینگے پر جو کوئی دوزخ سے بچنا چاہے اور خدا کے حضور اپنی سرخروئی چاہے تو اس نے صرف یہہ راہ نکالی ہے کہ جو کوئی اپنے گناہ سے توبہ کرے اور ان سے باز آوے اور انجیل پر ایمان لاوے تو وہ دوزخ اور اس کے عذاب سے بالکل بری ہوجاویگا۔ اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں خدا کا عدل نہ ٹوٹیگا تو اس کا جواب انجیل مقدس میں یوں دیا گیا ہے کہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اس کے سامنے راستباز نہ ٹھہریگا رومیوں ۳: ۲۰ پر اب خدا کی راستبازی شریعت سے باہر ظاہر ہوئی جس پر شریعت اور نبی گواہی دیتے ہیں یعنے خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے اور اُن سب کے لئے اور ان سب میں ہے جو ایمان لاتے ہیں الخ رومیوں ۳: ۲۱-۲۲ اس لئے کہ سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ سو وہ اس کے فضل سے اس مخلصی کے سبب جو مسیح یسوع سے ہے مفت راستباز گنے جاتے ہیں جسے خدا نے آگے سے ایک کفارہ ٹھہرایا جو اس کے لہو پر ایمان لانے سے کام آوے۔ رومیوں ۳: ۲۴-۲۵۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی آدمی شریعت کے رو سے خدا کی عدالت سے بری نہیں ہوسکتا مگر گنہگاروں کے بدلے خداوند یسوع مسیح کفارہ ہوا اور اس نے اپنا بیش بہا خون بہا دیا اور اس کے لہو کے سبب سے اب عدل پورا عوض پا لیتا ہے اور گنہگار ایمان لاکر بچ جاتے ہیں اور نہ صرف یہہ بلکہ خدا کا روح پاک گنہگار انسان پر آسمان سے نازل ہوکر اس کے دل کو پاک و صاف بناتا ہے اور یوں گنہگار گناہوں سے پاک ہوکر اور دل کی پاکیزگی حاصل کرکے اپنی زندگی میں آسمانی اور روحانی نعمتوں کا بیعانہ پالیتا ہے اور تادم مرگ ایمان امید اور محبت اور تمام قسم کی نیکیوں میں رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا ہے اور آخرکار تسلی اور دلی اطمینان حاصل کرکے اس دنیا سے اپنا سفر ختم کرکے عاقبت میں خداوند یسوع مسیح کی شفاعت کے ذریعہ سے نجات ابدی اور خوشی سرمدی حاصل کریگا۔

اب اے پیارے محمدی بھائیو دیکھو کہ قرآن کی تعلیم آپ کے لئے تسلی بخش ہے یا انجیل کی؟ جو دوزخ اور اس کے عذاب سے بچانے والی ہے وہی اچھی ہے نہ کہ وہ جو سیدھا دوزخ کی آگ میں ڈالے ٭

راقم

جے ایس

پادری ایس پال صاحب کی زندگی

کا مختصر احوال

پادری ایس۔ پال صاحب جو میتھوڈسٹ مشن کے بزرگواروں میں سے تھے ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ۱۱ بجے رات کو پچاس برس کی عمر میں اس جہان سے عالم بقا کو سدھارے آپ کے والدین کا تعلق چرچ مشن سے تھا۔ آپ نے تعلیم و تربیت بھی وہیں حاصل کی۔ وہیں بپتسمہ پایا۔ لیکن جب بالغ ہوئے تو ان کو میتھوڈسٹ مشن کے عقاید پسند آئے اور وہ میتھوڈسٹ ہوگئے اور اس وقت سے وہ ایک نیک اور دیانتدار ممبر رہے۔ دو برس تک

پادری جے۔ ڈبلیو۔ واگ صاحب کے پاس مشن کے چھاپہ خانہ میں کام کرتے رہے پر خدا نے ان کو اپنے کام کے لئے چُنا تھا۔ اس لئے ان کا دل منادی کی طرف رجوع لایا اور پادری صاحب بھی اس بات سے راضی ہوئے۔ اور انکو لیسنس دیکر لکھنو سے بھڑایچ کو بدل دیا۔ وہاں وہ پادری۔ ایس۔ ایس ویدالی صاحب کے ساتھ کام کرنے لگے اور سنہ ۱۸۹۲ء میں ۵ جنوری کو ان کی شادی مس غبی ریچارڈس کے ساتھ ہوئی اس وقت سے دونوں بدل وجان خداوند کی خدمت کے لئے باہم وفاداری کے ساتھ جدا ہونے کے دن تک ایک دوسرے کے مددگار رہے۔ چھ برس سیتاپور میں کام کیا۔

تین برس تک بریلی کے مدرسہ علم الٰہی میں تعلیم پائی۔ ان کے استاد ہمیشہ ان سے خوش رہے اور ہمیشہ ان کی تعریف کرتے رہے۔ یہاں سے ڈپلوما پانے کے بعد گرنٹ امین پور کی کلیسیا میں کام کرتے رہے۔ ان کے جانے سے کلیسیا کی حالت میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ نے امیروں اور غریبوں سے چندہ کرکے ایک گرجا بنایا پھر آرڈینیشن پایا اور پانچ برس کی خدمت کے بعد گونڈے کی تبدیلی ہوئی۔ اور وہاں بھی انہوں نے پانچ سال تک پادری۔ ایس نادلس صاحب کے ساتھ کام بڑی جانفشانی کے ساتھ کیا۔ گونڈے کا گرجہ گھر اور لڑکیوں کا بورڈنگ بھی ایس پال صاحب ہی نے بنوائے تھے۔ پھر بھڑایچ میں تبدیل ہوکر ۹ سال تک پریچر انچارج رہے۔ بہت لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا یہاں بھی آپ نے ایک گرجا گھر بنایا۔ وہ عمارتوں کے بنوانے میں بڑے مشتاق تھے۔ پانچ ماہ کھانسی بخار کی تکلیف برداشت کی۔ مشہور ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ صاحب مرحوم ہر دل عزیز تھے۔ ان کی زندگی ایک روحانی زندگی تھی۔ سچے مسیحی اور اپنے آسمانی باپ کے ایماندار فرزند تھے۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی صابر رہے۔ اپنے خاندان سے اکثر کہتے تھے کہ ”یسوع میں تجھ کو کرتا پیار“ گیت گاؤ۔ ان کے گذرنے سے پندرہ روز پہلے ان کی بیوی نے ان کا روحانی حال دریافت کیا تو جواب دیا کہ کچھ فکر مت کرو۔ میرے دل میں کوئی بے چینی نہیں۔ میری راہ بالکل صاف ہے آسمانی راستہ میں میرے لئے کوئی روک نہیں اور پھر اپنے دولہا مسیح کے پاس چلے۔ خدا ان کے پس ماندگان کو صبر اور تسلی عطا فرمائے ؎

راقم

فریڈرک ولیم

ثالوث

بجواب ہنڈبل مشعر بر بحث توحید و تثلیث

حضرات محمدی۔ مسیحیوں کے اصول ایمان پر باوجود کافی وشافی جواب پانے کے پھر پھر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہنڈبل نمبر ایک میں آپ فرماتے ہیں ”کہ چونکہ عیسائیوں کے چار فرقے روح القدس کی الوہیت کے منکر تھے۔ اور سات فرقے الوہیت مسیح کے منکر ہیں۔ اس لئے مسئلہ تثلیث عیسائیوں میں متفق علیہ نہ ہونے کے سبب صحیح نہیں“۔ دیکھئے یہہ کیسا ناقص خیال ہے۔ کیونکہ گنہگار انسان تو نہ صرف پاک ثالوث بلکہ خدا کی ہستی کا بھی انکار کر رہے ہیں تو کیا اس سے یہہ تسلیم کے لایق ہے کہ چونکہ بہت فریق خدا کے ماننے میں اختلاف رکھتے۔ اس لئے خدا کا ہونا صحیح نہیں۔ دیکھئے یہہ کیسا خیال ہے۔ بالفرض اگر یہی معیار قرار دیا جائے تو نہ صرف خدا کی ہستی بلکہ محمد و قران وغیرہ بانی محمدیت کو بھی راہ عدم دکھانا ہوگا۔ کیونکہ محمدیوں کے ڈیڑھ سو فرقوں میں ان کی نسبت بہت ہی اختلاف ہے۔ دیکھو آئینہ اسلام۔ پس یاد رکھئے کہ کوئی مسئلہ انسان ناقص العقل کی رائے کے اختلاف کے سبب رد کرنے کے قابل نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ہر ایک مسئلہ کے ثبوت کے لئے خدا کے کلام کی طرف رجوع کرنا چاہئے نہ کہ انسان کے توہمات کی طرف۔

اور یہہ جو فرمایا ”کہ مسیح نے تثلیث کی تعلیم کہیں نہیں دی“ یہہ تو ایسا انکار ہے جیسا کوئی کہے کہ محمد نے قران میں۔ متعہ۔ حلالہ۔ لوٹ مار۔ عورتوں کی خوبصورتی اور حوروں والے بہشت کی تعلیم نہیں دی۔ نعوذباللہ کہیں خاک اڑانے سے چاند بھی چھپ سکتا ہے۔ پاک انجیل کو پڑھئے۔ متی ۳: ۱۶ و ۱۷۔ رومی ۸: ۹ و ۱ قرنتی ۱۲: ۳-۶۔ یوحنا ۲۰: ۲۱ و ۲۱ اعمال ۵: ۳ و ۴ و متی ۲۸: ۱۹ و ۲ قرنتی ۱۳: ۱۴۔ اور واضح ہو کہ ہم مسیحی مانتے ہیں کہ خداوند مسیح نے توحید کی تعلیم بھی دی ہے۔ مگر ایسی توحید کی نہیں کہ جسکا کوئی مفہوم نہ ہو۔ یا جس کے ساتھ مکہ والے بُتخانہ کی پوجا و سنگ اسود جیسے بُت کے ٹکڑے کی چوم چاٹ بھی ملی ہوئی ہو۔ پس یاد رکھئے کہ مسیحیونکا حقیقی توحید پر پورا ایمان ہے اور وہ توحید فی تثلیث ہے کہ جسکی تعلیم خداوند مسیح اور اُسکے رسولوں نے دی ہے۔

اور یہہ جو فرمایا ”کہ جب یونانی لوگ عیسائی بنے تو انہوں نے عیسائیوں میں تثلیث داخل کر دی“ جناب تو پاک انجیل میں کہ جس میں یہہ تعلیم پائی جاتی ہے کس

یونانی کو دخل تھا۔ ذرا ہوش میں آکر بابلیوں و یونانیوں کے عقائد سے واقفیت پیدا کیجئے۔ البتہ کوئی افلاطون جیسا عقلمند خدا میں باوجود معتقد وصفات کے اقرار کے یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ خدا محض واحد ہے کہ جس کا کوئی مفہوم نہیں۔ بیشک افلاطون جیسے حکماء نے کثرت فی الوحدت کا اقرار تو کیا۔ مگر اس ثالوث فی التوحید کو پورے طور پر نہ بتا سکے۔ جیسا کہ خدا کے اکلوتے بیٹے نے جو باپ کی گود سے آیا بتلا دیا۔ اور یہہ درست بھی ہے کہ خدا کے سوا خدا کو کوئی نہیں بتلا سکتا۔

اور یہہ جو فرمایا "کہ تثلیث کے عقیدے سے حضرت عیسیٰ کی تعلیم کی عمدگی پر حرف آتا ہے" حضرت دیکھئے خداوند مسیح کی تعلیم کی عمدگی پر تو حرف نہیں آتا۔ مگر محمدی نافہمی پر حرف آتا ہے کہ جو مریم تبولد کو بھی داخل تثلیث سمجھا اور ایسی وحدت کی تعلیم دی جس کا کوئی مفہوم نہیں۔ بھلا بتلایئے تو خدا کی قرآنی وحدت کون سی وحدتوں میں ہے۔ کیا وہ وحدت عددی یا نوعی۔ یا جنسی۔ یا عرفی۔ یا وجودی ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے۔

پھر آپ نے مقدس اتھاناسیس کے عقیدے کے چند فقروں پر اعتراض کئے ہیں۔ مگر ان کے مابعد کی عبارتوں کو ترک کیا ہے تاکہ دھوکا دئے جائیں۔ حضرت ایسی کارروائیوں سے کیا حاصل۔ یاد رکھئے کہ ہم مسیحی کسی دوسرے کو خدا نہیں مانتے مگر اسی واحد خدا کی ماہیت میں تین اقانیم کو جو توحید فی الثالوث ہے۔

قولہٗ۔ اللہ کی ذات پاک میں بنفسہٖ ایک اقنوم کافی ہے یا نہیں۔ شق اول پر باقی اقنوم باطل۔ شق ثانی پر وہ واجب نہیں رہتا۔ اس لئے کہ وہ محتاج ہوا اور دو اقنوم کا۔ اور احتیاج منافی وجوب اور وجود الوہیت کو ہے۔

اقول۔ ہم اس سوال کو تھوڑی سی تبدیلی سے آپ ہی کو اس غرض سے واپس دیتے ہیں تاکہ آپ خود ہی اس سے جواب حاصل کرلیں۔ کیا اللہ کی ذات پاک میں بنفسہٖ ایک ہی وجود الوہیت بلا زندگی اور صفات متعددہ کے کافی ہے یا نہیں۔ شق اول پر زندگی اور باقی صفات باطل۔ اور شق ثانی پر وہ واجب نہیں رہتا۔ اس لئے کہ وہ محتاج ہوا زندگی اور دیگر صفات کا۔ اور احتیاج منافی وجوب اور وجود الوہیت کو ہے۔ پس جو جواب آپ اس کا دیں وہی اپنے سوال ہی کا سمجھ لیں۔

قولہٗ۔ تولید بدون احتیاج کے متصور نہیں۔ یعنے اقنوم ثانی و ثالث تولید پانے میں اب کے محتاج ٹھہرے تو پس اتحاد محتاج اور محتاج علیہ کا محال ہے۔

اقول۔ خدا کی ذات کی یہہ تعریف نہیں کہ وہ غیر مولود ہے۔ دنیا کی نسبت تو بیٹا بھی غیر مولود ہے کیونکہ دنیا کی مانند پیدا نہیں ہوا۔ اور اگر ہم الہی ذات کا لحاظ کریں تو بھی وہ غیر مولود ہے کیونکہ جس طرح باپ اس ذات میں شریک ہے اسی طرح بیٹا بھی اس میں شریک ہے۔ لیکن اگر ہم باپ و بیٹے کے علاقے کا لحاظ کریں تو اس کے اعتبار سے صرف باپ غیر مولود اور بیٹا مولود ہے۔ آدمیوں میں تو باپ ہو جایا کرتے ہیں یعنے ازل سے ایسے نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کی تولید بدون احتیاج کے نہیں ہوتی اور یہہ ان کی محدودیت کے سبب ہوتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس خدا باپ جو کامل ہے ازل سے باپ ہے پدری اس کی ذات ہی میں داخل ہے۔ جیسے کہ روشنی آفتاب کی ذات ہی میں داخل ہے۔ ویسے ہی بیٹا بھی ازل ہی سے باپ کی ذات میں ہے۔ دوم اس دنیا میں بھی سب نتائج اپنے سببوں کے بعد نہیں ہوتے مثلاً روشنی آفتاب کے ساتھ ہی موجود ہوتی ہے۔ بلکہ جس سبب کے ساتھ اسکا نتیجہ موجود ہوتا ہے وہی کامل سبب ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ اتفاقی سبب نہیں ہوتا بلکہ اسکا نتیجہ اسکی ذات ہی میں شریک ہوتا ہے اور دونو میں سے ہر ایک کے وجود کیواسطے دوسرا بھی ضرور ہوتا ہے لیکن اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ دونوں میں کچھ احتیاج نہیں۔ اسیطرح بیٹے کا وجود باپ کی مرضی پر موقوف نہیں بلکہ اسکی ذات کیلئے لازمی ہے۔ سوم بیٹے کے باپ سے بالکل برابر ہونے کیلئے یہہ ضرور نہیں کہ وہ باپ ہی ہو۔ بیٹا باپ کے برابر غیر مبدل ہے۔ اسلئے کہ جیسا باپ باپ ہی رہتا ہے اسیطرح بیٹا بھی بیٹا ہی رہتا ہے۔ آدمیوں میں تو پدری اور فرزندی کامل طور پر واقعہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک ہی آدمی باپ بھی ہوتا ہے اور بیٹا بھی۔ لیکن خدا کی ذات میں یہہ دونوں باتیں کامل طور پر واقع ہیں اسی میں باپ کی کامل پدری ہے اور اسی میں بیٹے کی کامل فرزندی ہے۔ کہ جس سے احتیاجی و محتاجی کچھ نہیں بلکہ ایک ہی ماہیت والوہیت کے رکھنے سے انہیں کامل اتحاد ہے۔

اور یہہ جو فرمایا۔ کہ بیٹا بہ نسبت باپ کے موخر و چھوٹا ہے وغیرہ آپ کا یہہ خیال بھی غلط ہے۔ کیونکہ بیٹا و روح القدس زمانہ سے پہلے باپ کے ساتھ ازل سے ہیں۔ البتہ انسانیت کی روسے بیٹا باپ سے کمتر مگر الوہیت کی روسے وہ باپ کے برابر ہے اور اسیطرح تولد اور صدور کو زمانی اور مخلوق بتانا بھی محض بیجا ہے۔ کیونکہ یہہ تولد آسمانی ہے جو وقت اور زمانہ میں نہیں ہوا اور نہ جسم اور غیر مرئی اور روحانی ہے نہ مصنوع نہ مخلوق پر ازلی و ابدی مولود ہے۔ اور واضح ہو کہ بائبل کی رو سے متصل تو ہمارے بزرگ محمد صاحب کو پیش کرکے اقبال کرچکے ہیں پس جبتک آپ محمد و قرآن کو رد نہ کریں ہمیں از سر نو پیش کرنیکی کیا ضرورت۔ ای عزیز پڑھنیوالے یاد رکھ کہ خدا کی ذات کے

ویدمذہب

دیباچہ

کرم مارگ کے مضمون میں مَیں نے ہندو مذہب کے مختصر ریویو کرنے کی کوشش کی اور امید ہو کہ یہہ مضمون جلد رسالہ کی صورت میں چھپ جائے گا زمانہ حال میں ہر کہیں تھوڑا بہت ویدمذہب کا چرچہ ہوتا ہو۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہم ویدمذہب کا سلسلہ وار ملاحظہ کریں۔ ویدمذہب کے ملاحظہ کرنے سے پیشتر اہل ہنود کی قومی بنیاد کو دریافت کرنا ضروری تھا اس لئے مَیں نے بطور سوال وجواب کے اہل ہنود کے نام اور قدیم سکونت وسط ایشیا کی قدیم آریہ قوم کی دینی اور دنیوی حالت اہل ہنود اور اہل فارس کی موافقت اور ناموافقت وغیرہ باتوں کی نسبت ۵ پانچ مضمونوں میں چند امور کے دریافت کرنے کی کوشش کی ہم افسوس کرتے ہیں کہ کاتب کی سہو سے کہیں کہیں بھول چوک مضامین میں ہوگیا تو بھی امید ہو کہ اُن مضامین کا اصلی مقصد سب روشن ہوگیا۔ اب میں اُسی سلسلہ میں ویدمذہب کی نسبت چند مضامین ناظرین نورافشاں کو بطور تحفہ کے پیش کرتاہوں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ وہی مضامین ہیں جو سہارنپور علم الٰہی کے مدرسہ کے طلبا کو بطور کورس کے پڑہائے جاتے ہیں امید ہو کہ ہر ایک مسیحی منادان سے اپنے کام میں مدد حاصل کرینگے +

ویداور اُنکی تقسیمات +

سوال ۱۔ اہل ہنود کی دینی کتابیں کونسے دو بڑے حصوں میں تقسیم ہوتی ہیں ؟

جواب۔ شُرتی اور سمرتی +

سوال ۲۔ شُرتی اور سمرتی کے کیا معنے ہیں ؟

جواب۔ لفظ شُرتی کے معنے جو سُنا گیا۔ اور سمرتی کے معنے جو یاد رکھا گیا۔ ہندو لوگ کہتے ہیں کہ وہ کلام جو رشیوں نے مکاشفہ کی رو سے سنا ہے اس کو شُرتی اور وہ کلام جو روائتاً پشت در پشت چلا آیا اس کو سمرتی کہتے ہیں۔ اُن کے خیال کے مطابق شُرتی کلام الٰہی ہے اور سمرتی کلام انسانی جسکی قدر کسیقدر حدیث کے برابر کیجاتی ہے +

سوال ۳۔ شُرتی سے کونسی کتابیں مراد ہیں ؟

جواب۔ چاروں وید معہ اُن کے برہمنوں اور اُپنشدونکے +

سوال ۴۔ لفظ وید کے کیا معنے ہیں ؟

جواب۔ لفظ وید سنسکرت مصدر وِد سے نکلا ہو جس کے معنے جاننا ہے پس وید کے معنے علم یا الٰہی علم +

سوال ۵۔ چاروں وید کے نام بتاؤ ؟

جواب۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید۔

سوال ۶۔ مضامین کے لحاظ سے وید کتنے حصوں میں تقسیم ہوتا ہو ؟

جواب۔ تین حصوں میں۔ (۱) منتر۔ (۲) برہمن (۳) اُپنشد

سوال ۷۔ منتر کسکو کہتے ہیں ؟

جواب۔ جس حصہ میں مختلف معبودوں کی ستائش ہو اس حصہ کو منتر کہتے ہیں۔

سوال ۸۔ ویدک منتر کتنی کتابوں میں مندرج ہیں اور اُن کتابوں کو کیا کہتے ہیں ؟

جواب۔ ویدک منتر چار کتابوں میں مندرج ہیں اُنکو سنگہتا کہتے ہیں۔ مثلاً رگوید سنگہتا۔ یجروید سنگہتا۔ سام وید سنگہتا اور اتھروید سنگہتا +

سوال ۹۔ کیا یہہ چاروں سنگہتا ایک ہی شخص نے تصنیف کیے ؟

جواب۔ نہیں مختلف رشیوں نے مختلف زمانوں میں مختلف حاجتوں کے مطابق مختلف منتروں کو تصنیف کیا۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ اُن منتروں کو اکٹھا کیا گیا اور رفتہ رفتہ ایک ایک کر کے چار سنگہتوں میں درج ہوئے

سوال ۱۰۔ برہمن کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ برہمن وید کا وہ حصہ ہی جسمیں ویدک رسومات کا مفصل بیان کیا گیا یہہ بھی مختلف کتابوں میں رفتہ رفتہ تصنیف ہوئی۔ ہر ایک وید کے برہمن علیحدہ علیحدہ اور شمار میں بہت ہیں +

سوال ۱۱۔ اُپنشد کس کو کہتے ہیں ؟

جواب۔ اُپنشد وید کا وہ حصہ ہی جسمیں فیلسوفانہ خیالات مندرج ہیں۔ یہہ تصنیفات اکثر وید کے برہمنوں سے اور کبھی کبھی سنگہتوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ ہر ایک وید کے اُپنشد بھی علیحدہ علیحدہ اور شمار میں بہت ہیں +

سوال ۱۲۔ تعلیم کے لحاظ سے ہندو لوگ ویدکی کتنی تقسیمیں مانتے ہیں ؟

جواب۔ دو تقسیمیں۔ (۱) کرم کانڈ۔ (۲) گیان کانڈ ویدک منتر اور برہمن کو کرم کانڈ اور اُپنشد کو گیان کانڈ کہتے ہیں +

سوال ۱۳۔ منتر اور برہمن کو کیوں کرم کانڈ کہتے ہیں ؟

جواب۔ اسلیئے کہ وید کے ان حصوں میں مختلف معبودوں کی پرستش اور اُن کے لئے مختلف کرم یعنے رسومی اعمال کی تعلیم ہی +

سوال ۱۴۔ اُپنشد کو کیوں گیان کانڈ کہتے ہیں ؟

جواب۔ لفظ گیان کے معنے معرفت۔ اُپنشد میں کرم یعنے رسومی اعمال کے برعکس روحانی باتوں کی حقیقت فیلسوفانہ طور پر دریافت کی گئی اسلیئے اُپنشد کو گیان کانڈ کہتے ہیں +

راقم

بی۔ بی۔ رائے

واقعات اور رائیں

فروری کے شروع میں یہہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ چین کا شاہنشاہ تخت سے اُتارا گیا اور مر گیا لیکن اب ایک تار کے وسیلے جو کلکتہ میں پہنچی معلوم ہوا ہے کہ یہہ خبر غلط تھی شاہنشاہ اب تک زندہ ہے اور ملکہ نے یہہ فرمان جاری کیا ہے کہ کل مغربی اصلاح پذیر باتیں ملک میں سے یک لخت موقوف کی جاویں۔ یہہ حکم شاہنشاہ کی مرضی کے برخلاف ہے اور ملک کی تنزلی کا باعث ہوگا۔

گیان تیر کا ناقل ہے کہ رتلام میں ۲۴ جنوری کو ایک بنجارا اور اس کی بیوی اپنے قریب پانچ مہینے کے بچے کو لئے ہوئے ایک مسلمان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ "ہم اس لڑکے کو پال نہیں سکتے تم لے لو اور ہمیں کھانے کو دو" مسلمان بوڑھا تھا اور اس کی اور کوئی اولاد نہ تھی۔ اس نے کچھ تامل کر کے لڑکے کو لے لیا اور کہا "اس وقت میرے پاس کچھ دینے کو نہیں" "کل آ کر آدھ سیر گیہوں لے جانا۔ وہ دوسرے دن آدھ سیر گیہوں لینے آیا پر اس بوڑھے نے لڑکے کے رات بھر رونے سے دق آ کر لڑکا انہیں لوٹا دیا۔ اور وہ اس سے لیکر چلدئے۔

اگر یہہ حقیقت ہے تو یہہ قحط ان اطراف میں کیسی مصیبت برپا کر رہا ہے اور کس طرح ہزاروں آدمی بھوکھ سے مر رہے ہیں ایسے وقت میں اگر مشنری صاحبان بچوں کو لیکر یتیم خانوں میں رکھکر ان کی پرورش کرتے اور انہیں دینی تعلیم دیتے ہیں تو کیا ان کا یہہ کام خدا کا سا کام نہیں ہے؟ افسوس ہے کہ آریا سماجی خود تو ایسے مصیبت زدوں کو بچاتے نہیں اور اگر مشنری صاحبان ان کو بچاتے اور سمبھالتے ہیں تو بجائے شکرگذاری کے اژدہا کے نام سے ملقب کئے جاتے ہیں۔

ہمارے ناظرین واقف ہیں کہ پچھلے قحط کے وقت مس۔ ایس۔ چکروتی نے یتیم اور قحط زدہ بچوں کے لئے اس ہوم کو جاری کیا تھا۔ یہہ ہوم کسی غیر ممالک کے مشن کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی مشن کی طرف سے اس کی مدد کی جاتی ہے۔ مس چکروتی ادھر اُدھر سے چندہ کر کے اس کا بندوبست کر رہی ہیں۔ کچھ دنوں کا عرصہ گذرا کہ مس چکروتی کو رُہتک کی طرف جانے کا موقعہ ملا وہاں غریبوں اور قحط زدوں کی حالت کو دیکھکر اس کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں بہت سی عورتیں ہیں جن کے خاوندوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو بھوکھ سے مرتے جاتے ہیں اور کوئی پرساں حال نہیں۔ اگرچہ لوگ ایسی مصیبت میں ہیں مگر تو بھی وہاں کے بعض لوگوں نے مسیحیوں کو ان کی مدد کے لئے اپنے ہوموں میں پناہ دینے سے مخالفت کی۔ اگرچہ مخالفت تو کی گئی مگر تو بھی مس چکروتی دو عورتوں اور آٹھ بچوں کو اپنے ہوم میں لانے میں کامیاب ہوئی ان بچوں میں ایک تین مہینے کا بچہ تھا۔ جس کی اب بوتل کے وسیلے پرورش کی جاتی ہے اور خوب موٹا ہوتا جاتا ہے۔ اب اس ہوم میں ۶۲ جانیں ہیں سپرنٹنڈنٹ کی بڑی فکر یہہ ہے کہ ان کی رہایش کے لئے کافی مکاں بنایا جاوے۔ اب تک جو مکان ہے وہ کافی نہیں ہے۔ گورنمنٹ بھی مجبور کر رہی ہے کہ ایک اور ڈارمیٹری بنائی جاوے۔ انہیں اس کام کو انجام دینے کے لئے کئی ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس انسٹی ٹیوشن کا انتظام بڑی کفایت شعاری سے کیا جاتا ہے بچے ہر روز چار گھنٹے پڑھتے ہیں اور باقی وقت ان کو سلائی کرنا۔ کھانا پکانا اور گھر کا بندوبست کرنا سکھلایا جاتا ہے۔ لڑکیاں کپڑے بھی خود ہی دھوتی ہیں کوئی دھوبی نوکر نہیں ہے۔

لودھیانہ مشن کی ۶۵ ویں سالانہ رپورٹ شایع ہوگئی ہے۔ ۶۵ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ پنجاب میں ایک بھی ہندوستانی مسیحی نہیں تھا اور یہہ ان سب مشنوں سے جو پنجاب میں جاری ہوئے پہلا تھا۔ اب اس کے متعلق ۱۹ کلیسیائیں ہیں جنکے ۲،۷۰۵ شریک ہیں۔ ۶۵ برس گذرے ہیں کہ پنجاب میں کوئی پبلک سکول نہیں تھا مگر اب اس مشن کے متعلق ایک کالج اور چھ ہائی سکول لڑکوں کے لئے اور دو لڑکیوں کے لئے ہیں اور علاوہ ان کے بہت سے چھوٹے چھوٹے سکول ہیں ان میں پانچ ہزار لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں۔ اس مشن نے سب سے پہلے ہسپتال اور ڈسپنسری کو جاری کیا۔ مگر اس سال اس کے متعلق ۲ ہسپتال اور ۹ ڈسپنسریاں ہیں جن میں ۳۹۲ بیماروں کے رہنے کے لئے جگہہ ہے۔ ان میں اس سال ۶۷،۹۲۷ بیماروں کا علاج کیا گیا۔

اس رپورٹ میں جو سب سے بڑی بات ہے وہ سپرنٹن ہوم مشن کی رپورٹ ہے۔ یہہ اس کام کا شروع ہے جو بڑھتے بڑھتے ایک دن فارن مشن کے کام کی ضرورت کو عدم ضرورت میں تبدیل کر دیگا جبکہ ہندوستانی مسیحی خدا کی روح سے بھر کر اس ملک میں انجیل بشارت کی نسبت اپنی ذمہ داری کو پہچانینگے اور اپنے تن من اور دھن اپنے پیارے نجات دہندہ کی خدمت میں نثار کرینگے تو پھر غیر ممالک سے مشنریوں کی آنکی چنداں ضرورت نہیں رہیگی۔ خداوند اس دن کو جلد لاوے۔

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... عہ ۱ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... ۱ر عہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... عہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... ہے
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... ہے
بغیر ضمیمہ .... عہ ۱ر

نوٹس

نئے سال کے بہت دن گذر گئے ہیں لیکن ہمارے معزز اور دیانتدار خریداران نورافشاں نے اب تک قیمت نورافشاں پیشگی ارسال نہیں کی۔ لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نورافشاں کے لئے ارسال کریں۔

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نورافشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کے جاری نہیں ہوگا پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاوے گا جب کہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

نوٹس

جس کسی کو کتابوں کی ضرورت ہوا کرے وہ اڈیٹر اخبار نورافشاں کو ہرگز نہ لکھا کرے۔ کیونکہ یہاں پر کوئی کتب خانہ نہیں ہے جس میں فروخت کے لئے کتابیں موجود ہوں۔ مگر براہ راست پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کو لکھا کرے ؛

المشتہر
منیجر نورافشاں

اشتہار

ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اخبار تحفہ سرحدنوں جاری ہوگیا ہے۔ یہہ اخبار صداقت اظہار ہفتہ وار بروز جمعرات نکلتا ہے۔ فی الحال اس کا حجم ۸ صفحے کا ہے۔ لکھائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ یہہ اخبار مندرجہ ذیل سات حصوں پر منقسم ہے (۱) لوکل نیوز (۲) اڈیٹوریل (۳) چیدہ خبریں (۴) تاربرقیاں (۵) دینی خبریں (۶) لطائف یا دلچسپ واقعات وغیرہ (۷) اشتہار ؛

نقشہ شرح قیمت اخبار

قیمت	پیشگی		مابعد	
	بلا محصول	معہ محصول	بلا محصول	معہ محصول
سالانہ	۱۲ر	عہ	عہ	ے
ششماہی	۶ر	۱۲ر	۱۲ر	عہ

تمام درخواستیں بنام ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پنیل صاحب منیجر اخبار تحفہ سرحدنوں کے آنی چاہئیں ؛

رسید زر

پادری ایم سٹیفنس صاحب جہندوسی بابت سنہ ۱۹۰۰ء عہ
پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب۔ روپڑ ۱ر ہے
مس روز۔ ای۔ حق صاحبہ ہونانگر عہ
مسٹر ایچ۔ مارٹن صاحب ایڈورڈس آباد ہے
ڈاکٹر جیمس شیپرڈ صاحب۔ اودیپور ہے
پادری ای جے۔ بٹلر صاحب۔ ہوشنگ آباد ہے
مس۔ کے۔ ایم۔ کاربٹ صاحب۔ گوجرانوالہ عہ
مس۔ ایم۔ اے۔ لارنس صاحب۔ سیالکوٹ ہے
پادری او۔ ایس سٹیلرڈ صاحب ہے
پادری۔ ایس۔ ایس۔ آلنٹ صاحب۔ دہلی ہے
مسٹر جے۔ ایس۔ ولیمز صاحب۔ کلکتہ عہ
پادری۔ جے۔ ملکنس صاحب۔ الور ہے
ڈاکٹر سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب واسطے مہتاب بھٹناگر عہ
پادری نظام الدین صاحب عہ
مسٹر امیر خانصاحب۔ ٹانڈا عہ
مسٹر سیوا سنگھ صاحب۔ ڈلہوزی۔ بابت سنہ ۱۹۰۱ء عہ
پادری ڈبلیو۔ ایس۔ کیلی صاحب۔ دہلی ہے

گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کیگئی تھی کہ صوبہ برار میں قحط اور ہیضہ کے خاص کام کے لئے افسران بہم پہنچائے جائیں لیکن گورنمنٹ عالیہ نے جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی فالتو اسسٹنٹ سرجن نہیں بلکہ خود لاچار ہیں۔ قحط اور طاعون کے کام پر یہاں تک مصروف ہیں کہ ان کی جگہہ ہاسپٹل اسسٹنٹوں سے پر کرتے کرتے ہاسپٹل اسسٹنٹ کمیاب ہوگئے ہیں اور اس سبب سے کئی شفاخانے بند کرنے پڑے۔ ایسی صورت میں ہم کوئی افسر نہیں بھیج سکتے ؛

بیت

برآوے امی خداوند اس جہانمیں
تری مرضی ہو جیسی آسماں میں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈپٹی اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛